مولانا حافظ محمد صدیق ارکانی کراچی

بر صغیر میں مسلمانوں کی آمد کے سلسلے میں تاریخی غلطی کا ازالہ

اس مضمون کا مقصود ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ اجتماعی تاریخی غلطی کی درستگی اور عام مورخین کی بے حسی کا بیان کرنا ہے ستم ظریفی سے تعبیر کریں یا بد نامی کا عنوان دیں کہ عام مورخین کا کہنا ہے۔پاکستان، ہندوستان اور ارکان برما (جنوبی ایشیا) میں سب سے پہلا حجاج بن یوسف (قیل فیه انه ظالم هذہ الامة) کے بھتیجے سترہ سالہ نوجوان جرنیل محمد بن قاسم آئے۔اس سے پہلے کسی بھی مسلمان کی آمد کی اطلاع اور تاریخی ثبوت نہیں ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ مستند تاریخ بتاتی ہے کہ اس سے بہت پہلے ان علاقوں میں صحابہ کرامؓ تشریف لا چکے ہیں۔ چند شواہد اور دلائل پیش خدمت ہیں۔ (۱) کتاب ''ارمغان اسرائیل'' کے مصنف کہتے ہیں کہ امام الائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہؒ بنی اسرائیل میں سے تھے۔ان کے بعض آباؤ اجداد موسیٰؑ کے عہد کے متصل اور ملک ''برما'' کے بادشاہ تھے۔ دیکھئے ارمغان اسرائیل ص ۹۸۔

(۲) بعض حضرات فرماتے ہیں کہ متحدہ ہند (پاکستان، بھارت، نیپال، بھوٹان، سری لنکا، ارکان برما، کشمیر وغیرہ) میں صحابہؓ میں سے سب سے پہلے حضرت عثمان بن ابی العاصی ثقفیؓ اور انکی ارسال کردہ جماعت پہنچی۔ اسی جماعت نے یہاں اسلام کی ضیاء پاشی کی اور نور نبوت کو چار دانگ عالم میں پھیلایا۔ یہ حضرت عمرؓ کا زمانہ تھا۔ ۱۵ھ کا واقعہ ہے، محمد بن قاسم نے تو ۹۳ھ مطابق ۷۱۱ء میں راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ اور ملتان کو فتح کیا تھا۔ یہ تو بہت بعد کا زمانہ ہے، متحدہ ہند میں محمد بن قاسم کے آنے کی وجہ بھی ان عازمین حج کی مدد تھی جو سراندیپ کے جزائر کے ذریعہ خلیج عمان کی طرف آرہے تھے، سراندیپ کے راجہ نے انہیں ہدیہ اور تحائف دئے تھے جن کو راجہ داہر کے آدمیوں نے لوٹا تھا۔ پھر اصرار شدید کے باوجود واپس نہیں کیا تھا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن قاسم کے پہلے سے یہاں مسلمان آباد تھے۔ جو یقیناً حضرت عثمان بن ابی

العاصیؓ کی اولاد تھی جنہیں تاریخ "ابناء ابی العاصی" کے نام سے یاد کرتی ہے۔

قاضی اطہر مبارکپوری رقمطراز ہیں کہ عام مورخین متعدد قوی دلائل کے باوجود حضرت عثمان ثقفیؓ اور انکے بھائیوں کے ہندوستان آنے سے بے خبر ہیں بعض نام نہاد مورخین تو جاہلانہ انداز میں محمد بن قاسم سے پہلے کسی بھی اسلامی مجاہد اور مبلغ کے ہندوستان (متحدہ ہند) آنے سے انکار کرنے لگے، افسوس اگر وہ محمد بن قاسم کے حملوں کے اسباب تلاش کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ کافی پہلے سے سراندیپ اور مالابار اور دیگر ساحلی علاقوں میں سینکڑوں مسلم خاندان آباد تھے اور انہوں نے محمد بن قاسم کا استقبال کیا تھا۔

علامہ ابو بکر کوفیؒ فرماتے ہیں کہ پہلی مرتبہ مجاہدین اسلام ہندوستان (متحدہ ہند) کی سرزمین پر امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں پہنچے اور ہند میں پہلا اسلامی غزوہ بھی انہیں کے زمانے میں ہوا۔ پھر علامہ موصوف نے عثمان ثقفیؓ اور انکے بھائیوں کی ہند آمد کا تذکرہ تفصیل سے کیا ہے (منہاج الدین) علامہ یاقوت الحمویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "خور دیبل" سندھ کے نواحی علاقوں میں سے ایک علاقہ ہے اور "دیبل" بحر ہند کے ساحل پر ایک آباد شہر ہے حضرت عثمان ثقفیؓ نے اپنے بھائی مغیرہؓ کو وہاں بھیجا اور انہوں نے اسکو فتح کیا۔ علامہ ابن حزم الاندلسیؒ فرماتے ہیں کہ "وعثمان منهم (ای من بنی أبی العاصی) من خيار الصحابة ، ولاله رسول ﷺ الطائف وغزافارس ، وثلاثة من بلاد الهند وله فتوح (جمهرة انساب العرب) ان اقوال سے معلوم ہوا کہ متحدہ ہند میں سب سے پہلے عثمان ثقفیؓ اور انکے بھائی آئے۔ اور یہ ۱۵ھ کی بات ہے (مزید تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند نومبر ۱۹۹۸ء)

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ جنوبی ایشیاء (پاکستان، ہندوستان اور ارکان برماسمیت) میں عرب مسلمان ۷۲۶ء مطابق ۱۰۲ھ کے اندر صحابہؓ کے زمانے میں آئے ہیں آخری صحابی ابو الطفیلؓ ہیں جن کا انتقال ۱۰۲ھ مطابق ۷۲۶ء میں ہوا ہے۔ صاحب مشکوۃ المصابیح رقمطراز ہیں "ابوالطفيل هو ابو الطفيل عامر بن واثله الليثى الكتافى غلبت عليه كنية، ادرك من حيوة النبیؐ سمانى سنين و مات مائة سنة واثنين بمكة هو آخر الصحابه فى

جمیع الارض (مشکوۃ اسماء الرجال۔ ص ۶۱۰)

برما کا اخبار استقلال لکھتا ہے کہ ۷۸۰ء میں عرب مسلم تاجروں کے چند جہاز (برما) ارکان کے ساحل جزیرہ ''رامری'' پہنچ گئے تھے۔ ان جہازوں کے عرب تاجران اور جہاز ان ارکان میں رہائش پذیر ہوگئے تھے اس وقت برما میں بدھ مذہب نہیں پھیلا تھا اور انہوں نے توکل علی اللہ کی بناء پر ارکان میں رہائش پذیر ہوکر تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کردیا تھا۔ ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں بہت سے کافر دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے تھے اور شادی بیاہ سے کافی مسلم اولاد پیدا ہوئی۔ جن کی نسلوں کو تبلیغی رحم و کرم کی بناء پر رحمیہ قوم کہی جاتی ہے۔ (ہفت روزہ اخبار ''استقلال'' یوم دوشنبہ ۲۱ جمادی الاولی ۱۳۷۴ھ مطابق ۱۷ جنوری ۱۹۵۵ء ص ۱۰)

ایک غیر مسلم مورخ کا کہنا ہے کہ ۷۸۸ء میں راجہ داہر ''مہانیشینک'' دھنیاودی (ارکان) کا راجہ تھا۔ اس نے شہر ویسالی کو اپنا پایہ تخت بنایا تھا۔ اور شہر ''رامری'' کی بنیاد ڈالی تھی، اس راجہ کے ایام حکومت میں جزیرہ ''رامری'' (ارکان) میں بہت سے جہاز تباہ ہوئے۔ اور وہ جہاز والے مسلمانان عرب تھے اور ان کو ارکان کی مختلف بستیوں میں بسایا گیا تھا (تاریخ برہما از نارو ے ص ۱۲۵، ماہنامہ اسلامک موومنٹ دہلی ج ۴ شمارہ نمبر ۸/۹، تاریخ اسلام برہما و ارکان ص ۲۴ از مورخ ارکان مسٹر خلیل الرحمان) اس تفصیل سے مندرجہ ذیل باتیں واضح طور پر معلوم ہوگئیں۔

(۱) متحدہ ہند (پاکستان، کشمیر، بھارت، نیپال، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھوٹان، ارکان برما وغیرہ) میں عرب مسلمان محمد بن قاسم سے بہت پہلے ۱۵ھ کو حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں آئے اور سب سے پہلے آنے والے صحابی عثمان ثقفیؓ (اور انکے بھائی) ہیں۔ متحدہ ہند میں مذکورہ تمام ممالک شامل ہیں تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب ''جہاد میں خواتین کا کردار مع صمصام الاسلام'' مطالعہ کیا جائے۔ اس سے ان لوگوں کی تردید ہوگئی ہے جو محمد بن قاسم کا نام لیتے ہیں۔

(۲) ارکان برما کے مسلم باشندوں کی نسل اصلاً عرب سے چلی ہے۔

(۳) ان ممالک کی ضیاء پاشی اور تبلیغ اسلام کے سلسلے میں صحابہؓ نے بے انتہاء قربانیاں دیں۔ اللہ ہمیں صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔